2

نعت

ماخذ: محامدِ خاتم النبین　　شاعر کا نام: امیر مینائی　　ہیئت: پابند نظم

شاعر کا تعارف: (K.B-U.B)

امیر احمد المعروف امیر مینائی (1828ء تا 1900ء) اردو کے مشہور شاعر اور ادیب تھے۔ ان کے والد کا نام مولوی کرم محمد تھا۔ مخدوم شاہ مینا کے خاندان سے نسبت کی بنا پر مینائی کہلواتے ہیں۔ انھوں نے چشتیہ صابریہ خان دان کے سجادہ نشین حضرت امیر شاہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے مفتی سعد اللہ رام پوری سے حاصل کی۔ بعد ازاں تکمیل تعلیم کے لیے علمائے فرنگی محل کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ شاعری میں اسیر لکھنوی کے شاگرد ہوئے۔ 1832ء میں نواب واجد علی شاہ کے دربار میں رسائی ہوئی اور حسب الحکم دو کتابیں ''شاد سلطان'' اور ''ہدایت السلطان'' تصنیف کیں۔ 1857ء کے بعد نواب یوسف علی خان کی دعوت پر رام پور گئے۔ اور ان کے فرزند نواب کلبِ علی خاں کے استاد مقرر ہوئے۔ نواب صاحب کے انتقال کے بعد 1900 میں حیدر آباد کا رخ کیا۔ راستے میں بیمار ہو گئے۔ یہی بیماری سفرِ آخرت کا سبب بھی بنی۔

امیر مینائی اپنے عہد کے قادرُ الکلام شعرا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں تمام اصناف میں شاعری کی۔ ابتدا میں اپنے استاد اسیر لکھنوی کے زیرِ اثر عشقیہ موضوعات پر شعر اور کلام کو زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ بنایا۔ تاہم محسن کاکوروی کے قصیدے ''سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل'' کو دیکھ کر نعت کی طرف توجہ کی اور ایک نعتیہ دیوان ترتیب دیا۔ ان کی نعتوں میں ''آورد'' کے مقابلے میں ''آمد'' کا رنگ غالب ہے۔ انھوں نے محاورات اور صنائع کو اس عمدگی سے برتا ہے کہ کلام میں کہیں بھی تصنّع پیدا نہیں ہونے دیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے الفاظ و تراکیب کا استعمال بھی محتاط ہو کر کیا ہے اور حتی الامکان سادگی اور روانی کا پہلو پیش نظر رکھا ہے۔

تذکرہ امیر مینائی سے منسوب تصانیف میں دو عشقیہ دیوان ''مرآۃ الغیب''، ''صنم خانہ عشق''، ایک نعتیہ دیوان ''محامدِ خاتم النبینؐ'' کے علاوہ شاعروں کا ایک تذکرہ ''انتخاب یادگار'' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دو مثنویاں نورِ تجلی اور ابرِ کرم ہیں۔ مجموعہ واسوخت اور ایک دیوان ''غیرت بہارستان'' بھی ان سے منسوب ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	صبح کی ہوا	بُو	خوشبو
تذکرہ	ذکر کرنا	جیوں	زندہ رہوں
حسرت	ناتمام خواہش	آرزو	تمنا
جمے	ٹھہرے، رکے	جلوہ	نظارہ
یک سُو	ایک طرف	چار سُو	چاروں طرف
حُرمت	عزت، احترام	آبرو	عزت
ظہور	ظاہر ہونا	نور	روشنی
لامکاں	عالمِ قُدس، جس کی حد نہ ہو	بے داغ	بے عیب
بے خارگل	بغیر کانٹے کے پھول	مکاں	جس کی حد ہو
طوطی	ایک خوش آواز پرندہ	در	آستانہ
حتی الامکان	جہاں تک ممکن ہو	آورد	کوشش سے بات پیدا کرنا، تکلف سے شعر کہنا
سوز و گداز	رقت انگیز کیفیت	آمد	ازخود خیال آنا

نظم کا مرکزی خیال

(U.B-A.B)

لاہور بورڈ G-I,II-2014، G-II-2016، گوجرانوالہ بورڈ G-I,II-2016

شاعر کا نام : امیؔر مینائی

نظم کا عنوان : نعت

مرکزی خیال:-

نبی ﷺ ہی کائنات کا مرکز و محور ہیں۔ آپ کی محبت کا حصول ہی اصل عزت ہے کیوں کہ مکان و لامکاں میں آپ ﷺ کی شخصیت ہی ہر عیب سے پاک ہے۔

نظم کا خلاصہ

(U.B-A.B)

لاہور بورڈ G-I,II-2014، G-II-2016، G-I-2017 گوجرانوالہ بورڈ G-I,II-2016

شاعر کا نام : امیؔر مینائی

نظم کا عنوان : نعت

خلاصہ:-

مدینے سے آنی والی ہوا میں مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہے ہر پرندے کی باتوں میں آپ ﷺ کا تذکرہ ہے۔ آپ ﷺ کے در پر جینا اور مرنا ہر مومن کی خواہش ہے۔ عاشقان کو ہر طرف آپ ﷺ کے جلوے نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ کی محبت میں جان دینا ہی اصل عزت ہے۔ آپ ﷺ ہی مکان و لامکاں کا نور ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔

www.ilmkidunya.com

(U.B-A.B)

اشعار کی تشریح

شعر 1۔

صبا بے شک آتی مدینے سے تُو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان	:	نعت
شاعر کا نام	:	امیؔر مینائی
ماخذ	:	محامد خاتم النبین

مفہوم : اے صبح کی خوش گوار ہوا! تجھ میں تازگی اور خوش بُو اس لیے ہے کہ تُو مدینے سے آئی ہے۔

تشریح:۔

مَعروف نعت گو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت و محبت، درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت و محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ و آلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر نے نبی ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ سے گہری وابستگی کی بنا پر آپ ﷺ کے شہر اور اس کی ہوا اور پھولوں کی بھی تعریف کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مدینے سے آنے والی بادِ صبا میں ایک منفرد مہک اور خوشبو اس لیے ہے کیوں کہ اس کا گزر حضرت محمد ﷺ کے شہر سے ہُوا ہے۔ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے محبوب پیغمبر ہیں اور آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ اللہ نے تمام انبیا سے بھی بلند کر دیا ہے۔ بقول شاعر:

؎ کیا نام ہے جو شامل ہے تکبیر و اذاں میں
اس نام کی عظمت کے قربان دل جاں

اس لیے جس کا بھی آپ ﷺ سے تعلق اور واسطہ قائم ہوا، اللہ نے اس کے درجات بھی بلند کر دیے اور وہ اپنے طبقے میں بھی مُمتاز ہو گیا۔ یہی سبب ہے کہ آپ ﷺ کی امت دیگر امتوں سے ممتاز ہے اور آپ ﷺ سے تعلق رکھنے والی ہر شے کا مرتبہ دوسروں سے بلند اور برتر ہے۔

مدینہ آپ ﷺ کا شہر ہے اس لیے مدینہ اور یہاں کی ہر شے کا مقام اور دل کشی منفرد ہے۔ مدینہ کے پھل پھول بھی دیگر پھلوں پھولوں سے ممتاز ہیں۔ مدینہ کی فضائیں اور ہوائیں بھی دیگر جگہوں سے زیادہ مُعطر اور راحت بخش ہیں۔ اسی لیے امیؔر مینائی بادِ صبا کو یہ کہتے ہیں کہ اس میں اگر ایک منفرد خوشبو ہے تو اس لیے ہے کیوں کہ اس کا گزر مدینے سے ہُوا ہے اور مدینے کے پھولوں کی خوشبو اس میں رَچ بس گئی ہے۔ ورنہ بادِ صبا اس قدر مُعطر اور راحت بخش نہیں ہُوا کرتی ہے۔

بقول شاعر:

؎ تو حسن ہے، فیضانِ خوشبو ہے، ضیا ہے
منور تیرے ذکر سے عالم کی فضا ہے

شاعر کا شمار عاشقانِ رسول ﷺ میں ہوتا ہے اور عاشقان کا رسول اللہ ﷺ سے عشق و محبت کا انداز عام آدمی سے مختلف ہوتا ہے۔ ایک عاشقِ رسول ﷺ کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ چوں کہ کائنات کا مرکز و محور آپ ﷺ کی ذات ہے اس لیے تمام پھلوں پھولوں میں ذائقے اور خوش بوئیں آپ ﷺ کے وسیلے

www.ilmkidunya.com

سے ہی ہیں اور فضائیں بھی صرف آپ ﷺ کے دم سے معطر ہیں۔ غرض یہ کہ کائنات کی رونق ہی آپ ﷺ کے توسط سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاعر کو یہاں کی بادِ صبا میں بھی مدینے کے پھولوں کی خوش بُو محسوس ہوتی ہے۔ بقول شاعر:

ع یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

شعر نمبر 2۔

گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014

سُنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیؔر مینائی

ماخذ : محامد خاتم النبیین

مفہوم : اے محمد ﷺ! تمام گیت گانے والے پرندے اپنی اپنی بولیوں میں آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے میں محو ہیں۔

تشریح:۔

معروف نعت گو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رَعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت و محبت، درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت و محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

تشریح طلب شعر میں امیؔر مینائی یہ واضح کرتے ہیں کہ تمام خوش گلو پرندے حضرت محمد ﷺ کے ذکر میں محو رہتے ہیں۔ بے شک آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔ قرآن اس بات کی گواہی یوں دیتا ہے:

"اور ہم نے آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا۔"

ماہر القادری کہتے ہیں:

ع کیا نام ہے شامل ہے جو تکبیر و اذاں میں
اس نام کی عظمت کے ہیں قربان دل و جاں

آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بُلند کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ اور رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں لیکن ہم یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اس کائنات میں جہاں جہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہاں وہاں آپ ﷺ کا ذکر بھی لازمی ہوتا ہے۔ یعنی اللہ نے اپنے ذکر اور نام کے ساتھ آپ ﷺ کا نام اور ذکر بھی جوڑ دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے مومنو! تم بھی ان ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

غور طلب بات یہ ہے کہ جب خالق خود آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے تو پھر وہ مخلوق کی اس کوتاہی کو کیسے معاف کر سکتا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجیں اور اُس کے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر نہ کریں۔ اس لیے تمام مخلوقات خواہ خشکی پر ہوں یا پانی میں، خواہ متحرک ہوں یا جامد، اللہ اور آپ ﷺ کے

www.ilmkidunya.com

ذکر میں محو ہیں۔ پرندے بھی اللہ کی مخلوقات میں سے ہیں اس لیے وہ بھی آپ ﷺ محبت میں آپ ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہیں شاعر کہتا ہے کہ: طوطی و بلبل اور دوسرے تمام خوش گُلو پرندے اپنی اپنی بولیوں میں اور اپنے اپنے انداز میں محوِ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ہیں اور کائنات میں ہر طرف آپ ﷺ کے ذکر کے ہی چرچے ہیں۔ بقول شاعر:

ہر بلبل چمن ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ ﷺ
ہر گل ہزار دل سے ہے قربانِ مصطفیٰ ﷺ

شعر 3۔

گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013، G-I-2014

جیوں تیرے در پر ، مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیر مینائی

ماخذ : محامد خاتم النبیین

مفہوم : اے محمد ﷺ! اب تو میری ایک ہی آرزو باقی ہے کہ میرا جینا اور مرنا آپ ﷺ کے ہی در پر ہو۔

تشریح:۔

مَعروف نعت گُو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادِرُ الکلام شاعروں میں شُمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت و محبت، درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت و محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ و آلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

آستانہ محبوب ﷺ ایک عاشق کے لیے سب سے قیمتی مَتاع کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا جینا اور مرنا محبوب کے در پر ہی ہو۔ تشریح طلب شعر میں بھی شاعر نے انھی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی تمام تر آرزوؤں اور حسرتوں کا مرکز و محور یہ ہے کہ ان کی زندگی اور موت آپ ﷺ کے لیے ہو۔

آرزو ہے کہ رہے دھیان ترا تادمِ مرگ
شکل تیری نظر آئے ، مجھے جب آئے اَجل

دراصل شاعر آنحضور ﷺ کے قُرب اور نظرِ عنایت کی خواہش رکھتا ہے۔ بے شک ایک عاشقِ رسول ﷺ اور مومن کی یہی نشانی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔“

عام طور پر ہر شخص اپنے والدین، اپنی اولاد اور اپنی جان سے، سب سے زیادہ محبت کرتا ہے اور انھی سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ لیکن آنحضور ﷺ سے محبت اور قُرب کا یہ تقاضا ہے کہ ہر تعلق سے بڑھ کر آپ ﷺ کا تعلق ہو۔ ہر چاہت سے بڑھ کر آپ ﷺ کی چاہت کو دل میں بسایا جائے اور ہر قُرب سے بڑھ کر آپ ﷺ سے قُرب اختیار کیا جائے، ورنہ انسان کے ایمان کی تکمیل نہ ہو گی۔ بقول شاعر:

www.ilmkidunya.com

محمدﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نا مکمل ہے

چوں کہ شاعر عاشقِ رسولﷺ ہے اور رسولﷺ سے بے پناہ محبت رکھتا ہے۔ اس لیے تمام دنیاوی تعلقات کو چھوڑ کر وہ آپﷺ کی ہی چوکھٹ پر جینا اور مرنا چاہتا ہے۔ درِ حبیبﷺ پر جینے اور مرنے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ شاعر کو آپﷺ سے محبت اور عشق ہے۔ اس لیے اب وہ اپنی باقی زندگی آپﷺ کی ہی اطاعت میں گزارنا چاہتا ہے اور آپﷺ کی اطاعت اور غلامی میں ہی زندگی اور موت کا خواہش مند ہے۔

درِ نبیﷺ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا

شعر 4۔

لاہور بورڈ G-II-2014، G-I,II2015، گوجرانوالہ بورڈ G-I-2016

جسے جس طرف آنکھ ، جلوہ ہے اُس کا
جو یک سُو دل تو وہی چار سُو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیرؔ مینائی

ماخذ : محامد خاتم النبیین

مفہوم : پوری یکسوئی سے جب بھی آنحضورﷺ پر درود و سلام کے نذرانے بھیجے جائیں تو پھر چاروں طرف آپﷺ کے ہی جلوے اور نظارے ہوتے ہیں۔

تشریح:۔

معروف نعت گو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں شُمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت و محبت، درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت و محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

تشریح طلب شعر میں امیرؔ مینائی آنحضورﷺ کی ذاتِ اقدس کی عالم گیریت اور آپﷺ سے اپنا عشق واضح کرتے ہیں۔ دراصل آپﷺ کی ذاتِ اقدس وجۂ تخلیق کائنات ہے یعنی آپﷺ کے وسیلے سے اللہ نے اس کائنات اور کائنات کی ہر شے کو تخلیق کیا ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

"اے میرے محبوب اگر تمھیں پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں کائنات ہی تخلیق نہ کرتا"

ماہر القادری کہتے ہیں:

تو مقصدِ تخلیق ہے تو حاصلِ ایماں
جو تجھ سے گریزاں وہ خدا سے ہے گریزاں

اس لیے کائنات میں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے وہاں تک آپﷺ کی ذاتِ اقدس کے جلوے بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کائنات میں جدھر بھی نگاہ جائے آپﷺ کے ہی جلوے دکھائی دیتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب انسان کسی ایک نکتے پر مرتکز ہو جاتا ہے یعنی اپنی پوری توجہ ہمہ وقت وہ ایک ہی نکتے پر رکھتا ہے تو اس نکتے کے علاوہ باقی دنیا اس کی نگاہوں سے اُوجھل ہونا شروع ہو جاتی ہے اور جب اس کا ارتکاز حد سے بڑھ جاتا ہے تو اسے ہر طرف وہی ایک نکتہ یا اس سے منسلک چیزیں ہی نظر آنے لگتی ہیں۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ جب کوئی آپ ﷺ کے خیال اور محبت کے سوا باقی سب خیالات اور محبتیں دل سے نکال دے گا تو یقیناً اسے ہر طرف آپ ﷺ کے ہی جلوے دکھائی دیں گے۔ یہ باتیں عشق کی ہیں۔ بے شک ایک عاشق کے تمام خیالات، جذبات اور احساسات اس کے محبوب سے منسلک ہوتے ہیں۔ اسے اپنے محبوب کے سوا کوئی چہرہ نظر نہیں آتا ہے۔ وہ جلوت میں بھی، خَلوت میں بھی، سوتے میں بھی، جاگتے میں بھی، ہر وقت اور ہر لمحہ اپنے محبوب کے خواب وخیال میں کھویا رہتا ہے۔ عاشقِ رسول ﷺ کا بھی یہی حال ہے کہ اسے چاروں طرف آپ ﷺ کے ہی جلوے دکھائی دیتے ہیں کیوں کہ وہ ہر وقت آپ ﷺ کے ہی خیالوں میں غرق رہتا ہے اور آپ ﷺ کے ذکر اور جلووں سے زندگی کے لمحات کو پُر کیف بناتا ہے۔

ے ورِدِ زبان ان کا نام ، اللہ اللہ
یہ لمحاتِ کیفِ دَوام ، اللہ اللہ

شعر 5۔

لاہور بورڈ G-I-II-2017,2013,2014,2016 گوجرانوالہ G-I-2017

تری راہ میں خاک ہو جاؤں مرکر
یہی میری حرمت ، یہی آبرو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیؔر مینائی

ماخذ : محامدِ خاتم النبیینؐ

مفہوم : اے محمد ﷺ! میری عزت وآبرو اس بات میں ہے کہ میں آپ ﷺ کے رستے پر چلتے چلتے مَر مِٹ جاؤں۔

تشریح:۔

مَعروف نعت گو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر وخیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت ومحبت، درد واثر اور سوز وگداز کی عُمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت ومحبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

راہِ عشق میں عاشق کی تمام تر آرزوؤں اور چاہتوں کا مرکز محبوب کی ذات ہوتی ہے۔ اس سے بڑھ کر محبوب سے تعلق ہی عاشق کے لیے عزت وآبرو کا پیمانہ ہوتا ہے۔ عشق پر ہر طرح کی دولت وثروت نثار کی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امیؔر مینائی حضرت محمد ﷺ سے عشق میں اپنی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ ان کی تمام عزتیں اور بڑائیاں اس بات میں ہیں کہ وہ آپ ﷺ کے راستے پر چلتے چلتے ہی فنا ہو جائیں۔ کیوں کہ **عشق اپنی ذات کی نفی کرنے اور محبوب کی ذات میں فنا ہونے کا ہی نام ہے۔** جو رسول ﷺ سے عشق کرتا ہے وہ اپنی تمام عزیز ترین چیزوں اور عزیز ترین تعلقات سے بڑھ کر رسول ﷺ کی خواہش اور تمنا کے تابع ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی ہر اس خواہش اور تمنا کی نفی کرتا ہے جو اسے محبوب سے دور لے جائیں یعنی ایسی تمام خواہشوں اور حسرتوں کو دل سے نکال دیتا ہے جو آپ ﷺ کی رضا اور خوشنُودی کا باعث نہ ہوں۔ وہ ہر اس کام کی نفی کرتا ہے جو آپ ﷺ کی ناراضی کا باعث ہو یعنی فنا فی الرسول ﷺ کا مطلب اپنی مرضی اور اختیار کو رسول ﷺ کی مرضی کے تابع کر دینا ہے۔ سراپائے اطاعت وفرمانبرداری میں ڈھل جانا ہے اور اپنے ظاہر و باطن کو سنتِ مصطفیٰ ﷺ اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا مظہر بنا لینا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ہی اطاعت خدا کی اطاعت کے لیے ضروری۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

''جس نے رسول کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی''

ماہر القادری کہتے ہیں:

؎ تو مقصدِ تخلیق ہے تو حاصلِ ایماں
جو تجھ سے گریزاں وہ خدا سے ہے گریزاں

بے شک رسول ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، رسول ﷺ کی رضا اللہ کی رضا ہے اور رسول ﷺ سے محبت اللہ سے محبت ہے۔ اس لیے جو کوئی بھی آنحضور ﷺ کو محبوب ذات مانتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت اور اطاعت میں اپنی خواہشات اور اپنی ذات کو فنا کر دیتا ہے۔ وہ درحقیقت اس فنا میں بقا پا جاتا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کی بارگاہ میں عزت دار کہلاتا ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ اس کی تمام عزتیں اور بڑائیاں آنحضور ﷺ کے راستے پر چلنے یعنی آپ ﷺ کی اطاعت کرنے اور آپ ﷺ کی ذات میں فنا ہونے میں ہی ہیں۔ اس کی زندگی کا یہی سرمایہ ہے اور یہی اس کی زندگی کا حاصل ہے۔

؎ نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں ، وہی فُرقاں وہی یسین وہی طٰہٰ

شعر 6۔

لاہور بورڈ G-II-2013، گوجرانوالہ G-II-2017

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو ، لامکاں میں بھی تُو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیؔر مینائی

ماخذ : محامد خاتم النبیین

مفہوم : اس دنیا میں آپ ﷺ کے ظہور سے قبل لامکاں میں آپ ﷺ کا نور موجود تھا۔

تشریح:۔

معروف نعت گو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت و محبت، درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت و محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

تشریح طلب شعر میں امیر مینائی آنحضور ﷺ کا مقام و مرتبہ واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ آپ ﷺ مکان ولامکاں میں موجود ہیں کیوں کہ اس دنیا میں آپ ﷺ کا ظہور ہوا ہے جب کہ عالمِ بالا میں سب سے پہلے آپ ﷺ کا نور تخلیق کیا گیا تھا۔ حدیث شریف ہے:

"اے جابرؓ! تیرے رب نے سب سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔"

بے شک اللہ نے جب یہ کائنات تخلیق کرنا چاہی تو اس نے اپنے دستِ قدرت سے سب سے پہلے آپ ﷺ کے نور کو تخلیق فرمایا اور اس کے بعد پوری کائنات کو تخلیق کیا گیا۔ مطلب یہ کہ تمام مخلوقات کی تخلیق سے پہلے سوائے اللہ اور رسول ﷺ کے نور کے، اور کچھ نہ تھا۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر اللہ کے محبوب ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور کچھ بھی نہ ہوتا تو صرف اللہ ہی ہوتا اور صرف اللہ ہی ہوتا تو کیا ہوتا۔

؎ سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

www.ilmkidunya.com

حاصل یہ ہے کہ اللہ کا مقام اللہ کا رسول ﷺ جانے اور رسول ﷺ کا مقام اللہ جانے۔ لیکن مقام و مرتبہ کے تجسس کی تسکین کے لیے اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ آپ ﷺ کی مکان و لامکاں میں موجودگی برحق ہے۔

مکان و لامکاں میں آپ ﷺ کی موجودگی کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ وجہ تخلیقِ کائنات ہیں یعنی زمین و آسمان کی رونقیں صرف آپ ﷺ کے ہی دم سے ہیں۔ بے شک اجرامِ فلکی میں نور اور حرکت آپ ﷺ کی ہی بدولت ہے اور زمین پر شجر و حجر، چرند پرند، جن و انس اور خشکی و تری پر زندگی اور تابندگی بھی آپ ﷺ کی بدولت ہے۔ مطلب یہ کہ جب مکان و لامکاں کی تخلیق آپ ﷺ کی ہی وجہ سے ہے تو پھر مکاں و لامکاں میں آپ ﷺ کی موجودگی بھلا کیسے نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لیے شاعر کا موقف ہے کہ موجودگی نور کی صورت میں ہو یا کہ ظہور کی صورت میں، بہر حال مکان و لامکاں میں آپ ﷺ کے ہی چرچے ہیں۔ بقول شاعر:

؎ بنے ہیں دونوں جہاں شاہِ دو سَرا کے لیے
سجی ہے محفلِ کونین مصطفیٰ ﷺ کے لیے

شعر 7۔

گوجرانوالہ بورڈ G-I-2013

جو بے داغ لالہ ، جو بے خار گل ہے
وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیؔر مینائی

ماخذ : محامد خاتم النبیین

مفہوم : تمام مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کو ہی بے داغ اور بے ضَرر پیدا فرمایا ہے۔

تشریح:۔

معروف نعت گو شاعر امیر مینائی اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری، زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نعتوں میں عقیدت و محبت، درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ شاملِ نصاب نعت میں بھی انھوں نے اسی عقیدت و محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی ہے۔

تشریح طلب شعر میں امیؔر مینائی آنحضور ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں۔ وہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو لالے کے اس پھول سے تشبیہ دیتے ہیں جس پر کوئی داغ اور کوئی کانٹا نہ ہو، یعنی آپ ﷺ کی ذات بے عیب ہے اور تمام مخلوقات کے لیے باعثِ رحمت ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات تمام طرح کی تشبیہات و استعارات سے ماورا ہے کیوں کہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو انسانیت کے نُقطۂ عروج پر پیدا کیا گیا ہے اور آپ ﷺ کی ذات اتنی مکمل ہے کہ آپ ﷺ کے دم سے ہی صفات کی تکمیل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ تمام مخلوقات کی شناخت اور پہچان ان کی صفات سے ہوتی ہے۔ اس لیے شاعر آپ ﷺ کی تعریف میں کہتا ہے کہ آپ ﷺ کو ہر لحاظ سے بے عیب پیدا کیا گیا ہے۔ اور آپ ﷺ کے اخلاق مجموعہ قرآن ہیں۔ بقول شاعر:

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

؎ کردار کا یہ حال کہ صداقت ہی صداقت
اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآں ہی قرآں

؎ سب سے اعلیٰ تیری سرکار ہے سب سے افضل
میرے ایمانِ مُفصل کا یہی ہے مجمل

یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اتنا بڑا مقام و مرتبہ اور اتنا بڑا ظرف عطا کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ذات سے کبھی کسی مخلوق کو کوئی تکلیف یا ایذا نہیں صرف یہی نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ تو تمام جہانوں میں ہر مخلوق کو تکلیفوں سے نجات دلانے والے اور اپنے سایۂ شفقت میں سب کو جگہ دینے والے ہیں۔ دراصل آپ ﷺ کی رحمت اللہ کی رحمت ہے کیوں کہ آپ ﷺ خود ہی اللہ کی رحمت ہیں۔ اس لیے شاعر آپ ﷺ کی تعریف میں کہتا ہے کہ آپ ﷺ اس بے خار گُل کی مانند ہیں کہ جس سے کبھی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

شعر کے دوسرے مصرعے میں الفاظ "تُو ہے" کی بار بار تکرار سے شاعر کا اس بات پر پختہ ایمان ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ جیسا بے عیب اور بے ضرر کوئی اور اللہ نے پیدا ہی نہیں فرمایا ہے یعنی دونوں جہانوں میں اگر کوئی بے عیب اور باعثِ رحمت ذات ہے تو یقیناً وہ آپ ﷺ ہیں۔

؎ آپ ﷺ سا دونوں جہاں میں نظر آیا ہی نہیں
کیوں کہ اللہ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں

مشقی سوالات

(U.B-A.B)

سوال نمبر1۔ سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف): صبا کہاں سے آتی ہے؟

جواب: **صبا کی آمد**

صبا مدینے سے آتی ہے۔

(ب): پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

جواب: **پھولوں میں خوشبو**

پھولوں میں مدینے کی خوشبو ہے۔

(ج): شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟ لاہور بورڈ G-II-2016

جواب: **شاعر کی دِلی حسرت**

شاعر کے دل میں یہ حسرت اور آرزو ہے کہ اس کا جینا اور مرنا حضرت محمد ﷺ کے در پر ہو۔

(د): شاعر اپنی حُرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: **شاعر کی عزت**

شاعر اپنی حُرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کے راستے پر چلتے چلتے مَر مِٹ جائے۔

(ہ): طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013,2016

جواب: **طوطی و بلبل کی باتیں**

طوطی و بلبل حضرت محمد ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

(و): لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: **بے داغ و بے خار لالہ و گل**

لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے یہ مراد ہے کہ آنحضورﷺ کی ذاتِ اقدس بالکل بے داغ اور بے عیب ہے اور یہ بھی کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔

(ز): منشی امیؔر مینائی کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: **امیؔر مینائی کی تصانیف**

منشی امیؔر مینائی کی تصانیف یہ ہیں:

مرآۃ الغیب، صنم خانہ عشق، محامدِ خاتم النبیینﷺ، انتخابِ یادگار اور امیر اللّغات (نامکمل)

سوال نمبر۲۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟

جواب: **اس نعت کی ردیف**

شاملِ نصاب امیر مینائی کی نعت کی ردیف ''ہے'' ہے۔

سوال نمبر۳۔ اس نعت کے قافیے اپنی کاپی میں لکھیے۔

جواب: **اس نعت کا قافیہ**

تو، بو، گفتگو، آرزو، چارسو، آبرو

سوال نمبر۴۔ نعت کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: ملاحظہ کریں نعت کا مرکزی خیال۔

سوال نمبر۶۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

طُوطی و بُلبُل تَذکِرَہ گُفتگُو حُرمَت آبرُو ظُہُور داغِ لالہ خارِ گُل

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B-A.B)

1۔ امیؔر مینائی کا سنہ پیدائش ہے:

(A) ۱۷۲۵ء (B) ۱۸۳۲ء (C) ۱۷۶۴ء (D) ۱۸۴۶ء

2۔ امیؔر مینائی کا سنہ وفات ہے:

(A) ۱۷۲۵ء (B) ۱۸۱۰ء (C) ۱۹۰۰ء (D) ۱۸۴۶ء

3۔ امیؔر مینائی کے والد کا نام تھا:

(A) خواجہ ایز دبخش (B) مولوی کرم محمد (C) یوسف علی (D) میر علی متقی

4۔ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ کی اولاد میں سے کون ہے؟

(A) حالؔی (B) غالبؔ (C) امیؔر مینائی (D) نظیؔر اکبر آبادی

www.ilmkidunya.com

5۔ امیؔر مینائی نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:

(A) مفتی سعداللہ رام پوری سے (B) منشی مظفر علی اسیؔر سے (C) عبدالصمد سے (D) شیخ معظم سے

6۔ امیؔر مینائی نے شاعری میں اصلاح لی:

(A) مفتی سعداللہ رام پوری سے (B) منشی مظفر علی اسیؔر سے (C) عبدالصمد سے (D) شیخ معظم سے

7۔ نواب واجد علی خاں نے جب امیؔر مینائی کو اپنے دربار میں بلایا تو ان کی عمر تھی:

(A) سات سال (B) نو سال (C) گیارہ سال (D) بیس سال

8۔ امیؔر مینائی، نواب یوسف علی خان اور نواب کلبِ علی خان کے استاد کتنے سال تک رہے؟

(A) دس سال (B) بیس سال (C) تیس سال (D) بیالیس سال

9۔ امیؔر مینائی کو نواب مرزا داغؔ نے کہاں بلوایا؟

(A) حیدر آباد (B) لکھنؤ (C) دلی (D) آگرہ

10۔ امیؔر مینائی کا انتقال کہاں ہوا؟

(A) حیدر آباد (B) لکھنؤ (C) دلی (D) آگرہ

11۔ شاعری میں امیؔر مینائی کا زیادہ رجحان رہا:

(A) نظم اور غزل میں (B) غزل اور نعت میں (C) نعت اور نظم میں (D) مرثیہ اور منقبت میں

12۔ امیؔر مینائی کی نعتوں میں آورد کے مقابلے میں ______ کا رنگ غالب ہے:

(A) آمد (B) نزول (C) تکلف (D) شانِ نزول

13۔ امیؔر مینائی کی تصنیف ہے:

(A) حیاتِ جاوید (B) حیاتِ سعدی (C) صنم خانہ عشق (D) دستنبو

14۔ امیؔر مینائی کی تصنیف نہیں ہے:

(A) گلِ رعنا (B) مرآۃ الغیب (C) انتخابِ یادگار (D) محامدِ خاتم النبیین ﷺ

15۔ امیؔر مینائی کی نعت کا ماخذ ہے:

(A) صنم خانۂ عشق (B) مرآۃ الغیب (C) انتخابِ یادگار (D) محامدِ خاتم النبیین ﷺ

16۔ نظم ''نعت'' کے شاعر نے باتیں سنیں: لاہور بورڈ G-II-2016

(A) طوطی و بلبل کی (B) کوئل اور بلبل کی (C) فاختہ اور بلبل کی (D) فاختہ اور طوطی کی

17۔ نظم ''نعت'' کے شاعر کا نام ہے: گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013

(A) مولانا الطاف حسین حالؔی (B) امیؔر مینائی (C) نظیؔر اکبر آبادی (D) علامہ اقبالؒ

18۔ جس نظم میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف ہو، کہلاتی ہے: لاہور بورڈ G-I-2014

(A) حمد (B) نعت (C) قصیدہ (D) منقبت

19۔ بے شک صبا آتی ہے: لاہور بورڈ G-I-2016، گوجرانوالہ بورڈ G-I-2015

(A) مکے سے (B) یمن سے (C) مدینے سے (D) ایران سے

20۔ منشی امیؔر مینائی پیدا ہوئے: گوجرانوالہ بورڈ G-I-2014

(A) دہلی میں (B) حیدر آباد میں (C) لکھنؤ میں (D) آگرہ میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

A	10	A	9	D	8	D	7	B	6	A	5	C	4	B	3	C	2	B	1
C	20	C	19	B	18	B	17	A	16	D	15	A	14	C	13	A	12	B	11

www.ilmkidunya.com